اعتراض کتاب "الیواقیت والجواہر فی بیان عقاید الاکابر" کے صفحہ ۲۲ پر حدیث ان الفاظ میں آئی ہے۔ "لوکان موسٰی وعیسٰی حیین ما وسعھما الا اتباعی"۔ (عسل مصفےٰ حصہ اول صفحہ ۲۶۹ کا خلاصہ مطلب)

جواب کتاب "الیواقیت والجواہر" میں فتوحات مکیہ کے باب دس کا حوالہ دیا گیا ہے۔ حالانکہ اس کتاب (یعنی فتوحات مکیہ) میں یہ عبارت نہیں ملتی۔ بلکہ فتوحات مکیہ کی جلد اول باب دس صفحہ ۱۳۵ پر اصل عبارت یوں مرقوم ہے:۔

"وقد ابان صلی اللہ علیہ وسلم عن ھذا المقام بامور منھا قولہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ لوکان موسٰی حیا ما وسعہ الا ان یتبعنی وقولہ فی نزول عیسٰی بن مریم فی اٰخر الزمان انہ یؤمنا ای یحکم فینا بسنۃ نبینا صلی اللہ علیہ وسلم ویکسر الصلیب ویقتل الخنزیر"۔

مختصر یہ کہ حضرت عیسٰے کا نام کسی قابل سند روایت میں نہیں ملتا۔ واللعلم عند اللہ۔

(خاکسار حبیب اللہ)

مرزا صاحب قادیانی کا پیغام
ہندو قوم کے نام

(مطبوعہ اشتہار)

قادیان سے اعلان ہوا ہے کہ احمدی جماعت ۵۔ مارچ ۱۹۳۳ء کو یوم تبلیغ منائے مگر اس دن ہندوؤں کو تبلیغ مرزا کرے۔ ہم بھی تبلیغ مرزا میں شریک ہوا کرتے ہیں اس دفعہ بھی ہم اس میں شریک ہوتے ہیں۔ اس لئے خاص ہندوؤں کو وہ کلمات مرزا پہنچاتے ہیں جو مرزا صاحب نے ان کے حق میں کہے ہوئے ہیں۔ سب سے پہلے مرزا صاحب کا دعوٰے جو ہندوؤں کے سننے کے قابل ہے۔ فرماتے ہیں۔

"خدا نے مجھے مسلمانوں اور عیسائیوں کیلئے مسیح موعود کر کے بھیجا ہے۔ ایسا ہی

میں ہندوؤں کیلئے بطور اوتار کے ہوں۔ اور میں عرصہ بیس برس سے یا کچھ زیادہ برسوں سے اس بات کو شہرت دے رہا ہوں کہ میں ان گناہوں کے دور کرنے کیلئے جن سے زمین پُر ہو گئی ہے جیسا کہ مسیح ابن مریم کے رنگ میں ہوں۔ ایسا ہی راجہ کرشن کے رنگ میں بھی ہوں جو ہندو مذہب کے تمام اوتاروں میں سے ایک بڑا اوتار تھا۔ یا یوں کہنا چاہئے کہ روحانی حقیقت کے رو سے میں وہی ہوں۔ یہ میرے خیال اور قیاس سے نہیں ہے۔ بلکہ وہ خدا جو زمین و آسمان کا خدا ہے اُس نے یہ میرے پر ظاہر کیا ہے۔ اور نہ ایک دفعہ بلکہ کئی دفعہ مجھے بتلایا ہے کہ تو ہندوؤں کے لئے کرشن اور مسلمانوں اور عیسائیوں کیلئے مسیح موعود ہے۔" (لیکچر سیالکوٹ ص۳۳)

یہ تو ہے اظہار دعوٰے۔ کیا ہندو مرزا صاحب کو کرشن جی کی طرح اوتار ماننے کو تیار ہیں؟ سوچ لیں۔

دوسرا بیان بھی مرزا صاحب کا ہندو قوم کے سننے کے لئے درج ذیل ہے۔ فرماتے ہیں۔

"عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے کہ تم نظر اُٹھا کر دیکھو گے کہ کوئی ہندو دکھائی دے۔ مگر ان پڑھے لکھوں میں سے ایک ہندو بھی تمہیں دکھائی نہیں دیگا۔ سو تم اُن کے جوشوں سے گھبرا کر نومید مت ہو کیونکہ وہ اندر ہی اندر اسلام کے قبول کرنے کیلئے تیاری کر رہے ہیں اور اسلام کی ڈیوڑھی کے قریب آ پہنچے ہیں۔" (ازالہ اوہام تقطیع خرد ص۳۲)

مرزا صاحب نے جس زمانہ میں ہندوؤں کے لئے یہ پیشگوئی کی تھی وہ سنہ ۱۳۰۸ھ تھا جسے آج ۴۳ سال قریباً نصف صدی گذر چکی ہے۔ یہ پیشگوئی اگر سچی ہے تو سارے ہندوستان خاصکر پنجاب کے ہندو احمدی ہو چکے ہونگے۔ پھر ان کو تبلیغ مرزائیت کی کیا ضرورت؟

ہماری رائے ہے کہ ہندوؤں کو مرزائی مبلغ تبلیغ کرنے آئیں تو وہ ان سے

ان عبارتوں کا مطلب پوچھیں۔ سوال اس طرح ہو کہ پڑھے لکھے ہندو پنڈت مالویہ۔ گاندھی جی۔ ڈاکٹر گوپی چند۔ مہاشہ کرشن آف "پرتاپ"۔ گوکل چند نارنگ وغیرہ (بقول مرزا صاحب) ہندو دھرم چھوڑ چکے؟ اگر ایسا ہوگیا ہے تو ہم بھی ہندو دھرم چھوڑ کر مرزائی ہو جائینگے۔ بسرِ دست آپ تشریف لیجائیں ؎

حضرتِ ناصح جو آئیں دیدۂ دل فرش راہ
کوئی ہم کو یہ تو سمجھائے کہ سمجھائیں گے کیا

(مشتہرہ ناظم شعبہ اشاعت متعلقہ دفتر "اہلحدیث" امرتسر)

نوٹ یہ مضمون اشتہار کی صورت میں چھپا ہے۔ جو صاحب چاہیں مفت منگالیں۔ محصولڈاک ۳ر امداد اشاعت فنڈ ۳ر

مرزا صاحب کو حضرت عیسٰی سے دشمنی

خدا جانے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو حضرت عیسٰے علیہ السلام سے کیا دشمنی تھی۔ جن لوگوں نے حضرت عیسٰےؑ کا استہزاء کیا، دیوانہ بنایا، قید کرانا چاہا، ان کی مرزا صاحب عزت کرتے ہیں۔ قاعدہ ہے اپنے دشمن کو کوئی ستاتا ہے تو وہ اچھا معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ ارقام فرماتے ہیں:۔

"اگر زمانہ حال کے منکر میرے ساتھ باستہزاء پیش آویں تو افسوس کا مقام نہیں۔ کیونکہ ان سے پہلے جو گذرے ہیں اُنہوں نے ان سے بدتر اپنے وقت کے نبیوں کے ساتھ سلوک کیا۔ مسیح سے بھی بہت مرتبہ ہنسی ٹھٹھا ہوا۔ ایک دفعہ بھائیوں نے جو ایک ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے تھے چاہا کہ اس کو دیوانہ قرار دیکر قید خانہ میں مقید کرادیں۔" (فتح اسلام حاشیہ ۱۳)

اس اقتباس میں بھائیوں کو ٹھٹھا کرنے والوں میں داخل کیا۔ اور سنئے!

"مسیح تو مسیح میں تو اس کے چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہوں پانچوں